محمد سخاوت مرزا

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

(۲)

اخلاق و عاداتِ حسنہ

ابتدائی زمانہ میں یہ عہد واثق کیا تھا کہ جب تک خدائے تعالیٰ نہ کھلائے گا نہ کھاؤں گا نہ پیوں گا۔ نفس کا غلبہ ہوا اور کھانے پر گر پڑا مگر آپ نے نہیں کھایا۔ چالیس روز تک یہی حال رہا۔ ایک شخص تھوڑا کھانا لاکر میرے سامنے رکھ دیا۔ مگر عہد سے روکردانی نہ کی۔ حضرت خضرؑ آئے اور فرمایا کہ حضرت ابوسعید مخزومی تم کو یاد کر رہے ہیں۔ آپ تشریف لے گئے۔ حضرت موصوف نے اپنے ہاتھ سے کھانا کھلایا۔[1]

اخلاقِ حمیدہ میں آپ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ، وَاِنَّکَ لَعَلٰی ھُدًی مُّسْتَقِیْمٍ کے مصداق تھے۔ صاحب کتاب تکملہ نے شیخ ابوالمظفر منصور بن مبارک واسطی سے روایت کی ہے کہ آپ خوش خو اور مہربان تھے۔ تمام کمالات سے آراستہ پیراستہ تھے۔ چھوٹے بڑوں پر شفقت کرتے تھے۔ بزرگوں کا احترام ملحوظ رکھتے اور سلام میں سبقت فرماتے۔ اکثر بوڑھوں

۱؎ در العارفین جلد ۱ صفحہ ۳۲

سکے ساتھ بیٹھتے۔ فقرا کی تواضع فرماتے۔ کبھی وزیر یا درِ سلطان کے گھر نہ جاتے۔ بڑے مہمان نواز اور نرم مزاج تھے۔ کسی کی دعوت کو رد نہ فرماتے۔ ایک روز ماہ رمضان میں ستر افراد نے دعوت دی۔ سب کی دعوت قبول فرمائی کہ حضرت روزہ افطار فرمائیں۔ آپ کی کرامت یہ کہ سب کے پاس ایک ہی وقت میں افطار اور کھانے کے لیے موجود تھے حالانکہ اپنی خانقاہ سے قدم بھی نہ نکالا تھا۔ بقول صوفیائے کرام جب جسم مطلق ہو جاتا ہے تو صوفیاء کے پاس یہ سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے۔

مسکینوں، عورتوں اور طالب علموں کی اعانت فرماتے۔ اگر درسی کتاب ان کے پاس نہ ہوتی تو خود لکھ کر دے دیتے۔

کسی سے کوئی لغزش ہو جاتی تو معاف فرما دیتے۔ کوئی آپ کے روبرو قسم کھاتا اگرچہ کہ وہ غلط ہی کیوں نہ ہو تو قبول کر لیتے۔

اپنے علم اور کشف کو پوشیدہ رکھتے۔ اگر کسی کو نصیحت کرنا منظور ہوتا تو اس کو نرمی و شگفتگی سے پند و نصیحت فرماتے۔

شریعت کے مخالف کو بھی بالمواجہ سوائے پند و نصیحت کے برا بھلا نہ کہتے۔ اغنیاء اور امراء کی دعوت قبول نہ فرماتے۔ بغرض محال بصورت ناگزیر ایسا اتفاق ہوتا تو اس کا بدل کر دیتے تھے۔ غریبوں، بیماروں کے آپ دوست تھے۔ لوگوں کی بیمار پرسی و تیمارداری بھی آپ کا شعار تھا۔ کوئی آپ کو کسی قسم کا نقصان پہنچا دیتا تو اس کو نہ جھڑکتے۔ کمزوروں اور ضعیفوں کا احترام فرماتے۔ احکام شریعت کی تبلیغ میں آپ کو کوئی دریغ نہ ہوتا۔ خلاف شریعت کام کرنے والوں سے نہ آپ کو محبت تھی اور نہ نفرت بلکہ مخاطب لوگوں سے ایسی بات فرما دیتے کہ وہ فوراً ہدایت پا جاتا۔ فاسق و فاجر کو بدظنی سے فاجر نہ کہتے البتہ ملعون فاسق پر حد شرعی جاری فرماتے۔ حضرت شہاب الدین عمر سہروردیؒ آپ کے اخلاق و عادات اور تصرفات کے متعلق فرماتے ہیں:

الشیخ عبد القادر سلطان الطریق المتصرف فی الوجود علی التحقیق وکانت له الید المبسوطة من الله فی التصریف والفعل

الخارق الدائم۔ یعنی شیخ عبدالقادر قدس سرہ بادشاہ طریقت اور حقیقۃً عالم پر متصرف تھے۔ بقدرت الٰہی جن و انس پر ان کا تصرف تھا۔ صاحب خرقِ عادات تھے۔"

بعض اور بزرگوں نے آپ کے متعلق لکھا ہے:

سریع الدمعۃ وشدید الخشیۃ وکثیر الهیبۃ ومستجاب الدعوات وکریم الاخلاق ......

والفتح بضاعتہ والحلم صناعتہ والذکر وزیرہ والفکر سمیرہ والمکاشفۃ غذاؤہ والمشاهدۃ شفاؤہ وآداب الشریعۃ ظاهرہ و اوصاف الحقیقۃ سرہ۔

غرض آپ کا قلب صدق و صفا سے معمور تھا۔ ہر وقت خوف سے ذکرِ الٰہی میں رہتا تھا کثیر البکاء اور قلیل الضحک، حلیم الطبع اور عذب اللسان تھے۔ بقول [illegible] باوجود تقرب خداوندی کے شب بیدار تھے۔

نوٹ:-

اہلِ کشف حضرت غوث پاک کو ذوالجناحین سے موسوم کرتے ہیں جن میں جناح اول شیخ شہاب الدین سہروردیؒ بانی سلسلہ نقشبندیہ اور دوسرے شیخ محی الدین ابن عربی (متوفی ۶۳۸ھ مدفن ملک شام) جو مشہور فلسفی ابن رشد سے متاثر تھے انھوں نے تصوف کو فلسفیانہ اور محققانہ رنگ چڑھایا۔ جن کی مشہور تصانیف فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ ہیں جن کی معیاری شرحیں علماء و صوفیاء اہلِ کمال نے کی ہیں مثلاً مولانا جامیؒ اور حضرت مخدوم فقیہ ابوالحسن علی مہائمی گجراتی (بھارت) ۸۳۵ھ۔ جو حقائق نگاری میں شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے متقدم تھے، اور ابن عربی کے مخالفین کا دندان شکن جواب دیا تھا۔[1]

اولاد

ابن بحار نے اپنی تاریخ میں بحوالہ حضرت تاج الدین عبدالرزاق لکھا ہے کہ آپ کے

---

[1] رسالہ یادِ ایام طبع علیگڑھ ۱۹۱۹ء از [illegible]

ستائیس صاحبزادے اور بائیس لڑکیاں تھیں۔ ان میں بہت سے جاں بحق ہو گئے۔
آپ کے دس فرزند نہایت مشہور اور لائق و فائق تھے :

۱۔ سید سیف الدین ابو عبداللہ عبدالوہاب ۵۲۲ھ/۵۹۳ھ مسند درس و تدریس سنبھالا تھا۔
۲۔ سید تاج الدین عبدالرزاق ۵۲۸ھ/۶۰۳ھ مزار بغداد شریف میں ہے۔
۳۔ سید شرف الدین ابو محمد عیسیٰ وفات ۵۷۳ھ مزار شریف مراقہ (مصر) مصنف جواہر الاسرار ذوسنائنین۔
۴۔ سید جمال الدین ابو محمد عبدالجبار وفات ۵۷۳ھ ۱۹ ر شعبان
۵۔ سید شمس الدین ابو بکر عبدالعزیز مقیم سنجار شغل درس و تدریس
۶۔ سید ابو اسحاق ابراہیم حافظ، فقیہ و عالم وفات ۶۰۰ھ بغداد شریف
۷۔ ابو عبدالرحمٰن عبداللہ (۲۷ ر صفر ۵۰۸ھ/۵۸۹ھ)
۸۔ سید ابوالفضل محمد وفات ۶۰۰ھ
۹۔ سید ضیاء الدین ابو نصر موسیٰ وفات یکم جمادی الاول ۶۱۶ھ مصر اور دمشق میں قیام تھا۔ بہت سے علماء شاگرد تھے۔ (۵۳۹ھ/۶۱۶ھ)
۱۰۔ سید ابو زکریا یحییٰ ۵۵۰ھ/۶۰۰ھ وفات لیلۃ البراءۃ شعبان ۵۱

قصیدۂ منقبت کے بعض اشعار

سے

مانند عکس آئینہ رخسار میں ترے
بیتاب ہو کے لرزے ہے نت تھرتھر آفتاب
دیکھا ہے جب سے تیری ادا کو نقاب میں
اوڑھا ہے شرم سے شفق چادر آفتاب (۵۵ ابیات)

---

۵۱ محبوب القلوب قلمی کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن مصنف علامہ باقر آگاہ (سوانح شیخ بہ نظم اردو تصنیف ۱۲۱۶ھ ۳۔۶۴۳ ابیات) بحوالہ بہجۃ الاسرار و فتوحات مکیہ، خلاصۃ المفاخر: امام عبداللہ یافعی۔ روضۃ الناظر مؤلفہ شیخ مجدالدین فیروزآبادی مصنف قاموس وغیرہ۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ بغدادی کے نبیرگان جو برصغیر ہند میں وارد ہوئے اُن کو سلسلۂ قادریہ[۵۱] کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ان کا اجمالی ذکر نامناسب نہ ہوگا، جن کی اولاد ہند و پاکستان میں اس قدر پھیلی کہ اس برصغیر کا شمالی و جنوبی، شرقی و غربی کوئی گوشہ ان کے وجود سے خالی نہیں رہا۔

سب سے پہلے وسط چھٹی صدی ہجری میں چشتیہ خاندان کے سرگروہ اعلیٰ حضرت خواجہ معین الدین چشتی[۵۲] الملقب بہ غریب نواز قدس سرہ ہندوستان بغرض تبلیغ اسلام تشریف لائے، جن کو سرکار دوعالم نے بعالم رؤیا ہندالولی کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ حضرت خواجہ بزرگ حضرت غوث اعظم کی صحبت بابرکت میں پانچ ماہ سات روز رہے۔ نبیرگان حضرت غوث اعظم نے آپ کے تقریباً[۵۳] دو صدی بعد خطۂ ہند کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا۔

چنانچہ ایک دکنی شاعر شاہ ندا حیدرآبادی اپنی مثنوی[۵۴] بعنوان "احوال تقسیم ملک و منحصر شدن اقلیم ہند بہ چشتیاں، وتھان آمدن قادریہ" عرض کرتا ہے ؎

کہے یہاں تخت و تاج تم کو ہے   ہاتھ پکڑے کی لاج تم کو ہے
اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا

قادریہ خاندان خصوصاً فرزندان حضرت غوث اعظم کے وجود کا سب سے پہلے دکن میں بزمانہ بانی سلطنت بہمنیہ ۷۴۸ھ پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا تاج الدین عبدالرزاق کے احفاد میں سید یونس[۵۵] شرف جہاں قدس سرہ و شاہ سید بدرالدین حبیب اللہ از اولاد شیخ احمد ابن حضرت محی الدین ابی نصر، مزار شریف عقب قلعہ بیدر محمدآباد موجود ہے۔ آپ کی اولاد و احفاد گلبرگہ شریف، بیدر، بیجاپور اور حیدرآباد میں موجود ہے۔ ابوالحسن

---

۵۱ تذکرہ مشکوٰۃ نبوت قلمی صفحہ ۸۲ ۵۲ تذکرہ خواجہ غریب نواز مطبوعہ ۵۳ صحیفۂ ذہبیہ قلمی صفحہ ۱۵

۵۴ مثنوی شاہ ندا قلمی کتب خانہ آصفیہ (دکن)

۵۵ حضرت یونس شرف جہاں کے نبیرہ ابوالحسن بیجاپوری۔ اولیائے دکن جلد ۱ صفحہ ۴۹

قادری (احفاد یونس شرف جہاں) وفات ۱۲۰۸ھ مدفن بیجاپور۔ ان کی اولاد میں مشہور دکنی مصنف محمود خوش دہاں تھے۔

دوسرا مشہور خاندان حضرت میراں[۵۱] حسین ابدال حموی کا ہے جو گولکنڈہ میں بعہد سلاطین قطب شاہ شہر حماۃ مصر سے وارد ہوئے۔ ایک سند معاش سے ظاہر ہے کہ آنجا ثانی نے پانچ لاکھ سالانہ کی جاگیر بحال کی تھی۔ از اعاظم سید احمد حموی احفاد سیف الدین یحییٰ حموی والی عمان ہیں۔

تیسرا خاندان سید شاہ عبداللطیف[۵۲] لاابالی۔ کرنولی (علاقہ مدراس) میں۔ اور چوتھا خاندان حضرت شاہ جمال البحر معشوق ربانی[۵۳] ابن سید حیدر جمال الدین بن محمد احمد بن ابی نصر محی الدین جو بغداد سے دکن آئے تھے جو ضلع ورنگل موضع عرس میں قیام پذیر رہے اور وہیں مزار شریف ہے۔

اور حضرت سید عبدالوہاب الملقب بہ سیف الدین ابو عبداللہ فرزند اکبر حضرت غوث الاعظم کے احفاد میں سید[۵۴] حامد گنج بخش اوچی (وفات ۹۷۸ھ) (حدائق الاولیاء) حضرت سید محمد غوث قادری حلبی اوچ شریف بہاولپور (وصال ۹۲۳ھ) اور سید محی الدین القادری ملتانی (ملتان) اور سید محمد قادری[۵۵] بغدادی الجہری منسوبہ بہار جو وارد بہار ہوئے وفات بعمر ۱۳۰ سال۔

سید ... محی الدین ... حبیب نواز متوفی ۱۰۱۹ھ معاصر سلطان عبداللہ قطب شاہ گولکنڈہ

---

۵۱ مشکوٰۃ نبوت قلمی فارسی صفحہ ۱۲۷ ب، صفحہ ۲۲۶ ۵۲ ایضاً صفحہ ۲۶۰

۵۳ تاریخ ورنگل قلمی فارسی (کتب خانہ عمریہ نعمانیہ) و حیات معشوق ربانی از احیاء و قادری ...

۵۴ حدائق الاولیاء (تذکرہ) اردو قلمی صفحہ ۱۰ تالیف ۱۲۹۲ھ

۵۵ درالجواہر فی مناقب سید عبدالقادر از سید یعقوب قادری مجیبی ڈپٹی مجسٹریٹ گیا (بہار) مطبوعہ ۱۳۰۸ھ و تذکرۃ الامجد مطبوعہ تالیف ۱۳۰۲ھ۔ دیوان فرد بہاری کا ایک شعر ہے

ازکہ این وصف گویم دلبرا جانانہ کیست در عالم کہ تو در حسن زان بالا نہ

شاہ سید عبداللطیف کرنولی (حموی) ۱۰۷۹ھ کے صاحبزادے سید شاہ طاہر کرنولی متوفی ۱۱۱۵ھ معاصر عالمگیرؒ۔ متعدد کتب کے مصنف تھے، جن میں کنز النفائس (فارسی) دو جلد اور دوسری اہم تصنیف خوان یغما در حل لغات چہار گانہ ہے جو حسب ذیل پر مشتمل ہے:- ۱- بحر فرات ۲- بحر نیل ۳- بحر ذخار ۴- بحر الدرر ۵- بحر عمیق ۶- بحر زلال۔ جس کے جملہ اشعار ۱۳۳۶ ہیں جو فارسی، عربی، ترکی اور دکنی الفاظ پر مشتمل ہے اور ابتدا سے بارھویں صدی ہجری کا بہترین نصاب ہے۔

تصانیف

۱- رسالہ غوث اعظمؒ۔ جو مختلف ناموں سے مشہور ہے۔ (مثلاً اشارات غوث اعظم رسالہ معرفت فتوح ربانی، مقالات غوث الصمدانی، سلوک قادریہ، فتوحات ربانی، فیوضات سبحانی) جو چھٹی صدی ہجری میں ہندوستان پہنچ چکا تھا، جس کی مستند شرحیں حضرت خواجہ گیسو درازؒ متوفی ۸۲۵ھ نے مابعد ۸۰۰ھ دہلی میں ــــــ جواہر العشاق کے نام سے اور حضرت ملوک شاہ صدیقی گجراتی نے اوائل دسویں صدی ہجری میں نشاط العشق کے عنوان سے تالیف فرمائی تھی جو ادارہ معارف اسلامیہ کراچی سے مترجمہ مولانا قاضی احمد عبدالصمد فاروقی ۱۹۵۵ء میں شائع ہو چکی ہے۔

۲- غنیۃ الطالبین (عربی) مترجمہ سید عبدالکریم جلالی نیز ارمان سرحدی (مطبوعہ)

۳- فتوح الغیب مترجمہ عبدالرحمٰن طارق۔ اسرار توحید و معرفت کا دستہ۔

حاشیہ صفحہ گزشتہ حاشیہ صفحہ ہذا

۵۶ تذکرہ اولیاء دکن جلد ۱ صفحہ ۳۴۳ مطبوعہ ۵۱ رسالہ اردو جنوری و اپریل ۱۹۵۳ء صفحہ ۲۰ مضمون راقم۔ انجمن ترقی اردو۔

۵۷ ملاحظہ ہو پیارے ولی کے پیارے حالات جلد ۱ حضرت غوث اعظم از فیروز دسکری ۱۳۳۲ھ سوانح اردو۔ سیالکوٹ

جو اسی مقالات پر مشتمل ہے (مطبوعہ مدنی کتب خانہ لاہور) نیز ابوالحسن سیالکوٹی نے بھی ترجمہ کیا ہے۔

۴۔ فتح ربانی (مواعظ وخطبات) عربی، مطبوعہ مصر۔ مترجمہ اُردو عبدالحکیم سیالکوٹی

۵۔ قصیدہ غوثیہ (عربی) ترجمہ اردو و پنجابی مع شرح۔

۶۔ کبریت احمر (درود شریف)

۷۔ ارشادات غوثیہ

۸۔ دیوان غوث اعظم (فارسی)

۹۔ مکتوبات غوث اعظم (فارسی) مطبوعہ نول کشور

۱۰۔ مقامات الاحسان فی مقامات العرفان مؤلفہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی

شروح الہامات غوث اعظم کے بعض الہامات مع مختصر شرح درج ذیل ہیں جو بقول مترجم وجود وشہود وحدۃ الوجود پر مبنی ہے، طریقت، حقیقت جو بھی نام دیں وہ شریعت ہی ہے۔

۷۔ قال سبحانہٗ تعالیٰ یاغوث الاعظم جعلت الانسانَ مطیّتی وجعلتُ سائرَ الاکوان مطیّۃ لہٗ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے غوث اعظمؒ! میں نے انسان کو اپنی سواری بنائی۔ اس انسان سے مراد بجز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوئی اور نہیں۔ اور سب اکوان اور افلاک و کونین پر سوار ہیں۔ یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم احمد و محمد و محمود کے نام سے سب اکوان پر سوار ہیں۔ ملائکہ کو انسان کو سجدہ کرنے کے لیے بنایا۔ اور ان سے سجدہ کرایا اس لیے کہ حضرت آدمؑ کی پیشانی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا۔ اور محمدؐ ساجد اور میں مسجود ہوں اس لحاظ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام اولیاء کرام نیز تمام انسان میری سواری یعنی میرے آئینے ہیں اور میں ہی ہوں میرے سوا کوئی نہیں بقول ؎

در ہر چہ بدیدیم نہ دیدیم بجز دوست
معلوم چنیں شد کہ دگر نیست ہمہ اوست

۹۔ قال یا غوث الاعظم ! الانسان سری وانا سرہٗ او علم الانسان منزلتہ عندی یقال فی کل نفس من الانفاس لمن الملک الیوم ؟

اے غوث اعظم ! اگر انسان اپنا وہ مرتبہ جو میرے نزدیک اس کا ہے جانتا تو دم بدم یہی کہتا کہ بادشاہی میرے ہی لیے ہے .... سارے زمانے کی بادشاہی مجھ کو ہی ہے کیونکہ فلا یکون مع اللہ غیر اللہ اپنے آپ کو جب اس کا غیر نہیں دیکھتا تو انا الحقّ کہہ اٹھتا ہے جس جذبہ میں منصور نے انا الحقّ کہا تھا۔ (شرح جواہر العشاق صفحہ ۳۰۔ مطبوعہ)

۳۔ قال اللہ تعالی یا غوث الاعظم ! ماظہرتُ فی شیٔ کظہوری فی الانسان ۔

خدائے تعالی نے فرمایا یا غوث اعظم : ظاہر نہیں ہوا میں کسی چیز سے جیسا کہ ظہور کیا میں نے انسان میں۔ اور ظاہر کیا میں نے اپنے آپ کو اس میں، یعنی تمام اشیاء اس کی ذات کے آئینے میں۔ اور انسان اُس کا راز ہے۔ .... ؎

او را نبود ظہور بے ما
ما را نبود ظہور بے او

(شرح جواہر العشاق (مطبوعہ) صفحہ ۲۴۔۲۵)

شرح الہاماتِ غوث اعظم از حضرت ملوک شاہ صدیقی الموسوم بہ نشاط العشاق مطبوعہ سے بعض الہامات درج ذیل ہیں :۔

۱۔ قال یا غوث الاعظم اذا رأیتَ المحترقَ بنارِ الفقر والمنکرَ بکثرۃ الفاقۃ فتقرّب الیہ لاحجاب بینی وبینہٗ ۔

اے غوث اعظم ! آپ جب کبھی کسی ایسے شخص کو دیکھ پائیں جو فقر کی آگ سے جل کر اور فاقوں سے جل بھُن گیا ہو تو آپ اس کی قربت حاصل کریں کیونکہ میرے اور اس کے درمیان میں کوئی پردہ نہیں ۔

اے عزیز ! صوفیاء کی اصطلاح میں فقر و فاقہ فنائیت کا نام ہے۔ یعنی اپنی خودی یا اپنی ہستی کو ملیا میٹ کردے اذا تم الفقر فہو اللہ ..... واللہ الغنی وانتم الفقراء جب

بالکل نیست ہوگیا تو بہت مطلق ہوگیا ...... لا حجاب بینی و بینہٗ ۔ (صفحہ ۱۸-۱۹)

۱۹ قال یا غوث الاعظم ! من سالنی عن الرؤیۃ بعد العلم فھو محجوب بعلم الرؤیۃ فمن ظنّ انّ الرؤیۃ غیر علم فھو مغرور برؤیۃ الرب تعالیٰ (ﷺ)

جو کوئی رؤیت یعنی آنکھ سے دیکھنے کا سوال کرے علم رؤیت کے بعد تو وہ محجوب ہے اور جو یہ گمان کرے کہ رؤیت علم ہے یعنی دیکھنا جاننا ۔ جب تو نے یہ جان لیا کہ ؎

کہ جہاں صورت است و معنی دوست

ور بمعنی نظر کنی ہمہ اوست

دیکھنا عبارت ہے اپنی خودی اور دوئی کو اٹھا دینے سے ۔

حق تعالیٰ کا دیکھنا بغیر علم کے نہیں لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار ۔ ایسی چیز دیکھنے میں آسکتی ہے جو محدود رنگ و صورت اور جسم رکھتی ہو ۔ حق تعالیٰ سے پاک ہے تو پھر حق کو حق ہی سے دیکھ سکتے ہیں بقول

عرفتُ ربّی بربّی

ذاتِ حق معنیٰ ، اور صفات اس کی صورت ، صفات معنیٰ اور اس کی صورت اسماء ، اسماء معنیٰ اور اس کی صورت افعال ، یعنی لاہوت ، لاہوت معنی ، اس کی صورت جبروت ، جبروت معنیٰ اور اس کی صورت ملکوت ، ملکوت معنیٰ اور اس کی صورت ناسوت ۔ دیکھنے کے لیے دیدۂ معنوی چاہیے ؎

دیدن روئے ترا دیدۂ جاں می باید

وایں کجا مرتبۂ چشم جہاں بیں من است الخ

(صفحہ ۳۴-۳۵ شرح نشاط النفس از ملوک شاہ صدیقی)

بعض اہم ماخذ

۱۔ بہجۃ الاسرار ، عربی ، تصوف ۔ مطبوعہ مصر ۔ علی بن یوسف شطنوفی ۔ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن

۲۔ پیارے دلی کے پیارے حالات فیروزہ ڈسکوی ۔ مطبوعہ سیالکوٹ

۳۔ تذکرہ اولیاء دکن جلد ا - عبدالجبار خاں - مطبوعہ حیدر آباد دکن

۴۔ تاریخ دالنگل (دکن) فقیر اللہ شاہ - قلمی - کتبخانہ عمریافعی

۵۔ مدائق الاولیاء اردو تالیف ۱۲۶۶ھ

۶۔ در الجواہر سید محمد یعقوب مجیبی طبع ۱۳۲۵ھ بہار

۷۔ شجرہ خلافت خاندانی سید سعد الدین سجادہ حضرت شاہ عبدالقادر کنگر حوض حیدرآباد دکن

۸۔ صحیفۂ ذہبیہ مولانا شاہ عبدالقادر (ملتانی) قلمی - آصفیہ

۹۔ محبوب القلوب مثنوی اردو - علامہ باقر آگاہ مدراسی - قلمی - آصفیہ

۱۰۔ دیوان مخزن العرفان : سید شاہ کمال الدین بخاری مطبوعہ بنگلور

۱۱۔ مشکوٰۃ النبوۃ : غلام علی موسوی قلمی - آصفیہ

۱۲۔ مرآۃ الاسرار : عبدالرحمن چشتی " "

۱۳۔ نشاط العشق : حضرت ملوک شاہ صدیقی - فارسی مع ترجمہ اردو، شرح الہامات غوث اعظمؒ
جواہر العشاق : حضرت خواجہ سید محمد گیسودراز قدس سرہ - مطبوعہ کراچی ۱۳۵۸ھ

۱۴۔ نظام الانساب جلد ۲ صندر علی بخاری - قلمی - آصفیہ

۱۵۔ حالاتِ خاندانِ حضرت میراں حسین ابدال حموی گولکنڈوی : سخاوت مرزا قادری حسب ایماء مولانا سید شاہ سعد الدین قادری سجادۂ درگاہ لنگر حوض گولکنڈہ حیدرآباد دکن مرتبہ ۱۹۵۵ء

۱۶۔ رسالہ اردو ۱۹۵۳ء انجمن ترقی اردو کراچی

ہمعات (فارسی)

تصوف کی حقیقت اور اس کا فلسفہ ہمعات کا موضوع ہے۔ اس میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے تاریخ تصوف کے ارتقاء پر بحث فرمائی ہے۔ نفس انسانی تربیت و تزکیہ سے جن بلند منازل پر فائز ہوتا ہے، اس میں اس کا بیان ہے۔ قیمت ۲ دو روپے

شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر - حیدرآباد - سندھ